حقیقی معنوں میں اللہ تعالیٰ کو ولی بنانے والوں کی اللہ تعالیٰ ہر حال میں حفاظت اور نصرت فرماتا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷؍فروری ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ غلط راہوں کو اختیار کر کے ظلم میں تسلسل پیدا نہ کرو۔

☆ مومن ظلم کے مقابلہ میں دعاؤں کے تیر اُن کی طرف واپس کرتے ہیں۔

☆ ہمارا بھروسہ اس آقا پر ہے جس میں تمام صفات حسنہ جمع ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی ولایت حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

☆ ہم ظالم کبھی نہیں بنیں گے۔ ہم ظلم کو مٹائیں گے۔

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:۔

اِنَّ وَلِيِّ يَ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ (الاعراف: ۱۹۷)

پھر فرمایا:۔

دنیا میں مظلوم دو قسم کے ہوتے ہیں ایک مظلوم تو وہ ہے کہ جب اس پر ظلم کیا جائے تو وہ خود ظلم کا بدلہ لینے کی تدبیر کرتا ہے۔ جب اسے دکھ دیا جائے تو وہ دُکھ دینے والے کو دکھ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ جب اسے گالی دی جائے تو وہ گالی کے مقابلہ میں گالی دیتا ہے۔ جب اس پر افترا کیا جائے، تہمت لگائی جائے، جھوٹ باندھا جائے تو وہ اپنے دشمن پر اتہام لگاتا، افترا کرتا اور جھوٹ باندھتا ہے۔ جب دنیا میں اس کے خلاف اور اسے ذلیل کرنے کیلئے سازشیں کی جائیں تو اس قسم کی سازشوں کے مقابلہ میں وہ اپنے مخالف کے خلاف سازش کرتا ہے۔ ہر موقعہ پر اپنے مخالف کے خلاف جو تدبیر کرتا ہے وہ اس پر بھروسہ کر رہا ہوتا ہے یا وہ اپنے اثر ورسوخ پر بھروسہ کر رہا ہوتا ہے یا وہ اپنے علم پر بھروسہ کر رہا ہوتا ہے یا وہ اپنی فراست پر، اپنی ہمت پر، اپنے خاندان پر اور اپنے جتھے پر بھروسہ کر رہا ہوتا ہے۔ ہزار بت ہیں جن پر وہ بھروسہ کرتا ہے۔ ہزار بت ہیں جن کی وہ پرستش کرتا ہے اور ظلم کے مقابلہ میں ظالمانہ تدبیر کے نتیجہ میں ظلم کے تسلسل کو جاری کرتا اور اپنی طرف سے دوام بخشنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ ظلم کو مٹانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ اس کو لمبا کرنے، اس کو قائم کرنے اور اس کو دائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ بت پرست یا کم علم یا جاہل یا اپنے نفسوں پر قابو نہ پانے والے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے قہر کی جہنم میں پڑنے والے ہیں۔ خواہ بظاہر ایک ظالم اور دوسرا مظلوم ہی کیوں نظر نہ آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت سے قاتل اور مقتول ہر دو خدا کے غضب اور قہر کی جہنم میں پڑتے ہیں اس لئے کہ بظاہر جو مظلوم نظر آتا ہے وہ مظلوم اس لئے بنا کہ اس کی ظالمانہ تدبیریں

اتفاقاً ناکام ہوگئیں اور دوسرے ظالم (جو اس کے مقابل پر تھا) کی ظالمانہ تدبیریں اتفاقاً کامیاب ہوگئیں بے شک دنیا کی نگاہ بظاہر مظلوم کو مظلوم سمجھتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نگاہ اسے ایسا ہی ظالم سمجھتی ہے جیسا کہ اس شخص کو ظالم سمجھتی ہے جس کی ظالمانہ تدبیر کامیاب ہوگئی۔ اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک کو غضب کی نگاہ سے اور دوسرے کو پیار کی نگاہ سے نہیں دیکھتا بلکہ ہر دو کو ان کی نیت اور کوشش کی وجہ سے غضب کی نگاہ سے دیکھتا ہے کیونکہ ہر دو ظلم کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ایک ان میں سے کامیاب ہوا اور دوسرا ناکام ہوا۔ بہرحال ہر دو کی نیت اور کوشش یہ تھی کہ وہ دوسرے پر ظلم کریں۔

غرض ایک تو وہ مظلوم ہے جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مظلوم ہونے کے باوجود ظالم ٹھہرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کے نیچے آتا ہے اور اس کی رحمت، اس کی مدد اور نصرت سے محروم ہوتا ہے لیکن کچھ اور مظلوم بھی ہمیں دنیا میں نظر آتے ہیں اور وہ مظلوم وہ ہیں کہ جب کوئی شخص انہیں گالی دیتا ہے تو وہ مقابلہ میں گالی نہیں دیتے جب ان پر کوئی شخص افترا کرتا ہے تو وہ مقابلہ پر افترا نہیں کرتے جب ان پر کوئی شخص تہمت باندھتا ہے تو وہ تہمت باندھنے والے پر تہمت نہیں باندھتے۔ جب انہیں قتل کرنے کے منصوبے کئے جاتے ہیں تو وہ اپنے دفاع کی احتیاطی تدابیر تو کرتے ہیں لیکن اپنے دشمن کو قتل کرنے کی سازشیں نہیں کرتے۔ جب ان کے پیاروں کو بُرا بھلا کہا جاتا ہے تو ان کے سینے تو زخمی ہو جاتے ہیں ان کے جگر تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں ان کے دل تو خون کے آنسو بہاتے ہیں لیکن وہ اس وقت اپنے دکھ دینے والوں کے ''پیاروں'' پر اس قسم کے آوازے نہیں کستے بلکہ وہ اپنے مخالف کے دینی یا روحانی پیاروں کے نام بھی عزت اور احترام سے لیتے ہیں اس لئے کہ یہ خدا کا وہ برگزیدہ گروہ ہے جن کے دل اور جن کی روحیں یہ اقرار کرتی ہیں اور جن کی زبان پر یہ جاری ہوتا ہے اِنَّ وَلِـيِّ یَ اللّٰـهُ اللہ جو تمام خوبیوں کا مالک، تمام قدرتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے میرا مددگار ہے میرا دوست اور میرا آقا ہے۔ جب میرا آقا باوجود میرے انتہائی طور پر عاجز ہونے کے مجھ سے دوستوں کا سا سلوک کرتا ہے باوجود میری ہر قسم کی غفلتوں اور کوتاہیوں کے وہ مجھ سے محبت کا سلوک کرتا اور میری مدد پر ہر وقت تیار ہے اور اسی ذات پر میرا بھروسہ ہے تو میں کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا جس کی وہ مجھے اجازت نہ دے کیونکہ میں اپنے فہم وفراست کو بت نہیں بناتا۔ میں اپنے مال کو بت نہیں بناتا میں اپنی جرأت وشجاعت کو بت نہیں بناتا۔ میں اپنے جتھہ کو یا اپنے اثر ورسوخ کو یا اپنے وقار کو بت نہیں بناتا بلکہ تمام خوبیوں کا مالک میں اس خدائے واحد و یگانہ

کو سمجھتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا۔ جس نے میری ربوبیت کے سامان کئے جس نے مجھ سے یہ وعدہ کیا کہ اگر تم مجھ پر بھروسہ کرو گے۔ اگر تم صرف میری ہی پرستش کرو گے۔ اگر تم میرے بتائے ہوئے طریقوں کو اختیار کرو گے اگر تم اس صراط مستقیم پر چلو گے جو میں نے اپنی کامل اور مکمل کتاب کے ذریعے تمہارے سامنے رکھی ہے تو میں تمہارا مددگار رہوں گا۔ میں تمہارا حامی ہوں گا۔

پس جو شخص خود کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے جو شخص اپنے ربّ کو پہچانتا ہے اور اس کی توحید کا عرفان رکھتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ایک ذاتی محبت اپنے دل میں اور اپنے صحن سینہ میں اپنے ربّ کے لئے موجزن پاتا ہے وہ غلط راہوں کو اختیار کر کے ظلم میں تسلسل نہیں پیدا کیا کرتا بلکہ یہ وہ گروہ ہے، یہ وہ جماعت ہے جو ظلم کو ختم کر دیتی ہے۔ یہ اسے آگے نہیں چلنے دیتے۔ چاروں طرف سے ان پر اَلْسِنَہ حَدَّادُ کے تیر برستے ہیں لیکن وہ چاروں طرف محبت کے کلمے واپس کرتے ہیں۔ چاروں طرف سے ان پر آوازے کسے جاتے ہیں اور ان کے سینہ کو چھلنی کیا جاتا ہے۔ ان کو دکھ دیا جاتا ہے ان کے بزرگوں کو گالیاں دی جاتی ہیں لیکن وہ اس کے مقابلہ میں خدا کے حضور جھکتے اور دعاؤں کے تیر ان کی طرف واپس کرتے ہیں۔ ان دعاؤں میں سے بڑی دعا یہ ہوتی ہے کہ اے ہمارے ربّ یہ لوگ ناسمجھ ہیں تو ان کو سمجھ عطا کر کہ وہ تیرے بندوں پر ناجائز طور پر ظلم نہ کریں۔

غرض اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ فرمایا ہے کہ اِنَّ وَلِـیّ یَ اللّٰہُ ایک مومن کا مقام یہ ہے کہ وہ مظلوم ہونے کی حیثیت میں جب اس پر انتہائی ظلم کیا جا رہا ہو ظلم کے مقابلہ میں ان راہوں کو پسند نہیں کرتا جو اس کے خدا کو محبوب نہیں۔ وہ ان طریقوں پر چلتا ہے جن طریقوں پر چل کر وہ اپنے ربّ کی رضا کو حاصل کر سکتا ہے۔ وہ کہتا ہے اِنَّ وَلِـیّ یَ اللّٰہُ میرا بھروسہ اس آقا پر ہے جس میں تمام صفات حسنہ جمع ہیں اور جس میں کوئی بُرائی اور کوئی نقص اور کوئی خامی اور کوئی کمزوری نہیں اور اس نے میری ہدایت کے لئے، مجھے اپنی پناہ میں لینے کے لئے اور مجھے دنیا کے ظلموں سے محفوظ کر لینے کے لئے (نَزَّلَ الْکِتَابَ) ”اَلْکِتَابَ“ کو نازل کیا ہے اور اس کتاب میں وہ سب سامان جمع کر دئے ہیں کہ جو ایک انسان کو خوشحال زندگی حاصل کرنے کیلئے ضروری ہیں، ایسی خوشیاں جمع کر دی ہیں جو دنیوی غموں کو بھلا دیتی ہیں اور ایسی مسرتیں رکھ دی ہیں جو دنیاداروں کے تیروں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے زخموں میں درد نہیں پیدا ہونے دیتیں۔ یہ وہ گروہ ہے جو ”اَلْکِتَاب“ پر عمل کر کے اپنے آقا کی دوستی اور اس کی مدد اور نصرت کو

حاصل کرتے ہیں کیونکہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی حفاظت اور ترقی اور ربوبیت کی ذمہ داری لیا کرتا ہے جن کی نیتوں میں کوئی فتور نہ ہو اور جن کے اعمال میں کوئی فساد نہ ہو۔ جو صالح ہوں اور ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فسادوں سے بچنے والے ہوں اللہ تعالیٰ ان کا متولی ہو جاتا ہے۔ ان کی ذمہ واری لے لیتا ہے وہ دنیا کو کہتا ہے کہ تم ان کے خلاف ہر قسم کی سازشیں کر لینے کے باوجود کامیاب نہیں ہو گے اس لئے کہ میرے یہ بندے میری پناہ میں آ گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے نفسوں پر ایک موت وارد کی انہوں نے اپنے نفسوں کی اصلاح کی انہوں نے ہر قسم کے فساد سے خود کو بچایا یہ میری نگاہ میں صالح بن گئے اور میں ان کا ذمہ دار ہوں۔ میں ان کی حفاظت کروں گا۔ جب ان کو مدد کی ضرورت ہو گی میں ان کی مدد کیلئے آؤں گا۔ جب ان کو ڈھال کی ضرورت ہو گی میں ان کی ڈھال بنوں گا۔ جب ان پر دشمن کا وار ہو گا میری قدرت اس وار کو روکے گی اور ان کو تباہ اور ناکام نہیں ہونے دے گی۔ ہاں صالح کی آزمائش کے لئے یا اس اظہار کے لئے کہ یہ قوم واقعہ میں صالحین کی قوم ہے میں انہیں آزماؤں گا ضرور۔ انفرادی طور پر میں ان سے قربانیاں بھی لوں گا۔ ان کے اموال بھی لوٹے جائیں گے ان کے گھر بھی تباہ کئے جائیں گے ان کی جانیں بھی لی جائیں گی اور میری طرف منسوب ہونے والے اور میری گود میں بیٹھ کر اس کی لذت کا احساس رکھنے والے یہ افراد بڑی بشاشت سے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے تا ان کی قربانیاں اس حقیقت اور صداقت پر مہر بن جائیں کہ ان کے دوسرے بھائی بھی جو اس قسم کا دعویٰ کرتے ہیں اپنے دعویٰ میں سچے ہیں ورنہ زبان کے دعوے تو لایعنی ہوا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ افراد سے قربانی لیتا ہے تا وہ جماعت کے دعوے پر مہر تصدیق ثبت کرے اور تا وہ یہ بتائے کہ یہ وہ جماعت ہے جس کا ہر فرد اس کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ولایت پر قرآن کریم نے بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری عقل کو بھی تسلی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ کہتا ہے کہ میں تمہارا ولی ہوں مگر شیطان بہر حال اپنا کام کرتا ہے اس لئے دل میں یہ شُبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہر وقت اور ہر آن ہمیں کیسے ملے گی۔ دشمن خفیہ سازشیں کر رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے والی جماعت کو ان سازشوں کا علم تک نہیں ہوتا۔ بعض ایسے دشمن ہوتے ہیں جو خفیہ ہوتے ہیں اور خدا کی جماعت کو یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ یہ لوگ دشمن ہیں یا دوست کیونکہ انسان کا علم تو محدود اور ناقص ہے اس لئے قرآن کریم نے ہمیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ (النساء: ۴۶)

اللہ تمہارے دشمنوں کو تم سے زیادہ جانتا ہے۔ وہ خفیہ دشمنوں کو بھی جانتا ہے اور دشمنوں کی خفیہ سازشوں اور ان کی خفیہ دشمنیوں کو بھی جانتا ہے اور چونکہ اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے اور تم نے اس کو اپنا ولی بنایا ہے اس لئے تمہیں تسلی رہنی چاہئے۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا (النساء:۴۶) وہ ہستی ہی ولی ہونے کے قابل اور اہل ہے جس کا علم وسیع ہو اور جس کی قدرت میں کوئی نقص اور خامی نہ ہو اور اس چیز کو ہمارے نفوس پر اور ہمارے ذہنوں پر واضح کرنے کے لئے بتایا کہ جب اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کو آتا ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اس کی مرضی کے بغیر اور اس کے مقابلہ پر کھڑے ہو کر اس کی مخالف بن کر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ سورۃ فاطر میں فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا (فاطر:۴۵)

یعنی جب اللہ تعالیٰ ولی بنتا ہے تو اس کا عبد اور اس کا غلام اس پر اس لئے بھروسہ کرتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کو زمین وآسمان میں کوئی چیز ناکام نہیں کر سکتی کیونکہ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا اس کے علم اور اس کی قدرت نے ہر شی کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ کوئی خفیہ وار اللہ تعالیٰ پر نہیں کیا جا سکتا اور کوئی بھرپور کامیاب وار بھی اللہ تعالیٰ پر نہیں کیا جا سکتا۔ خفیہ وار تو اس پر اس لئے نہیں کیا جا سکتا کہ وہ علیم ہے اور کامیاب وار اس لئے نہیں کیا جا سکتا کہ وہ قدیر ہے۔ وہ سب قدرتوں کا مالک ہے کوئی وجود یا لوگوں کا کوئی مجموعہ اور جماعت ایسی نہیں ہو سکتی جو خدا تعالیٰ سے چھپ کر خفیہ سازشوں کے نتیجہ میں اس کے ارادوں میں خلل ڈالے اور انہیں ناکام کر دے اور نہ دنیا میں کوئی ہستی ایسی ہے اور نہ ساری دنیا (مجموعی طور پر) میں ایسی طاقت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی شئی کا فیصلہ کرے تو اس کے فیصلہ میں روک بن جائے یا جب وہ اپنی جماعت کی حفاظت پر کھڑا ہو جائے تو وہ کامیاب وار اس کی جماعت کے خلاف کرے۔ وہ قدیر ہے اس کی قدرت نے ہر شئی کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر کوئی چیز ہو نہیں سکتی اور چونکہ وہ علیم اور قدیر ہے اس لئے کوئی تدبیر اس کی تدبیر کے خلاف کامیاب نہیں ہو سکتی اور جس کی تدبیر کے خلاف کوئی تدبیر کامیاب نہ ہو سکے اسی کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (الحج:۷۹) وہ سب سے اچھا آقا، سب سے بہتر دوست ہے اور سب سے زیادہ ناصر و مددگار اسی کی

ذات ہے اوراسی پر خدا کے بندے اور خدا کی جماعتیں بھروسہ کیا کرتی ہیں۔ ہمارے جسم انسانی جذبات کی وجہ سے دکھ تو اُٹھاتے ہیں اس سے وہ بچ نہیں سکتے لیکن ہمارے سینوں میں بزدلی کے خیالات نہیں آتے۔ ہمارے سینوں میں مایوسی کے خیالات نہیں آتے۔ ہمارے دلوں میں اپنے ربّ کے خلاف بدظنی کے خیالات نہیں پیدا ہوتے۔ ہمارے دل زخمی تو ہوتے ہیں مگر ہمارے سینے اللہ تعالیٰ کے نور اور اس پر توکل سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اور ہمیں خدا تعالیٰ کی تسلی دینے والی آواز تسلی دیتی ہے کہ گھبراؤ نہیں میں جس کی تدبیر کے مقابلہ میں کوئی تدبیر نہیں ٹھہر سکتی تمہارا حامی اور مددگار رہوں۔

پس جماعت کے دوستوں کو چاہئے کہ وہ قرآن کریم کے اس ارشاد کے مطابق ’’اللہ‘‘ کی ولایت حاصل کرنے کی کوشش کریں جس نے الکتاب یعنی قرآن کریم کو ایک کامیاب ہدایت کے طور پر اُتارا ہے۔ اس کو صحیح معنی میں اپنا آقا بنائیں یعنی اس کی نگاہ میں بھی وہ اس کے عبد بن جائیں اور وہ ان کا آقا ہو اور یہ اس صورت میں ہوسکتا ہے (جیسا کہ اس مختصر سی آیت میں بڑی وضاحت سے بتایا گیا ہے) کہ ’’اَلْکِتَاب‘‘ پر پوری طرح عمل کریں اور ایک کامل اور مکمل کتاب سے وہی فائدہ اُٹھا سکتا ہے جو کامل اطاعت کے ساتھ اور پوری مستعدی کے ساتھ اس کی بتائی ہوئی راہوں پر چلتا ہے۔ جو شخص اطاعت میں کامل نہیں جو اپنے مجاہدہ میں ناقص ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت اس رنگ میں تو حاصل نہیں کر سکتا جس رنگ میں وہ شخص حاصل کرتا ہے یا وہ جماعت حاصل کرتی ہے جو اپنی اطاعت میں کامل ہو اور جو اپنے مجاہدہ میں کوئی خامی اور نقص نہیں رکھتی۔

پس اللہ تعالیٰ ولی تو ہے لیکن وہ ولی اس کا بنتا ہے جس نے اس کی کامل کتاب پر عمل کیا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے غیروں کی گالیاں سنیں اور انہیں برداشت کیا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے غیروں کے ظلم سہے اور اُف نہ کی اور ظلم کے مقابلہ میں ظالمانہ راہوں کو اختیار نہیں کیا بلکہ یہ سمجھا کہ ظلم کو روکنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک بند بنایا ہے۔ ظلم اس بند سے ٹکرائے گا اور واپس چلا جائے گا۔ میں ظلم کو مکان اور زمان کے لحاظ سے آگے نہیں بڑھنے دوں گا سارے ظلم اپنے پر سہہ لوں گا اور دوسروں کو ظالمانہ سازشوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کروں گا۔ میں ظلم کے مقابلہ میں ظلم نہیں کروں گا بلکہ میں ظلم کے مقابلہ میں محبت اور پیار اور ہمدردی اور غمخواری اور حسن سلوک اور عمل صالح اور قول سدید دکھاؤں گا اس لئے کہ میرا ربّ مجھ سے خوش ہو جائے اور مجھے اپنی پناہ میں لے لے اور حقیقی معنی میں وہ

مجھے اپنا عبد اور غلام بنالے اور سچے طور پر وہ میرا آقا بن جائے۔ وہ میرا حامی اور مددگار بن جائے اور میرے کاموں کی ذمہ داری اُٹھالے تب میں دشمن کے ہر شر اور ہر منصوبہ اور ہر سازش اور ہر وار سے محفوظ ہو جاؤں گا۔ اس صورت میں ہی مَیں ان سے محفوظ ہو سکتا ہوں اس کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں۔

پس جماعت کے ہر فعل، جماعت کی ہر فکر اور جماعت کے ہر تدبر سے یہ آواز اُٹھنی چاہئے۔ اِنَّ وَلِـيِّ یَ اللّٰہُ اللہ ہمارا ولی ہے۔ اس کے سوا نہ ہم کسی سے ڈرتے ہیں اور نہ کسی سے خوف کھاتے ہیں اور نہ کسی کی طاقت کی وجہ سے ہم پر ایسا رُعب طاری ہوتا ہے کہ ہم یہ سمجھنے لگیں کہ شاید وہ ہمیں ناکام کر دے گا۔ ہم مظلوم ہیں اور ہم مظلوم رہیں گے۔ ہم ظالم کبھی نہیں بنیں گے۔ ہم ظلم کو مٹائیں گے۔ ہم ظلم پر ہمدردی اور غمخواری کا پانی چھڑکیں گے تا شیطان کی یہ آگ ٹھنڈی ہو جائے۔ ہم اس میں اپنے غصہ اور اپنے تکبر اور اپنے شرک کی لکڑیاں نہیں ڈالیں گے کہ یہ آگ اور بھڑکنے لگ جائے۔

غرض جماعت یہ دعائیں کرتی رہے کہ اِنَّ وَلِـيِّ یَ اللّٰـہُ میں جس مقام کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ وہ مقام انہیں عطا کرے اور سچے طور پر وہ خدا کی پناہ میں آجائیں اور خدا ان کی مدد اور نصرت کے لئے ہر وقت تیار ہو اور اس طرح پر وہ دشمن کی سازش اور اس کے وار سے محفوظ ہو جائیں۔ اس مقام کے حصول کے لئے جس قسم کی قربانیاں خدا چاہتا ہے وہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے حضور وہ قربانیاں پیش کریں تا بنی نوع انسان پھر امن اور محبت اور پیار اور ہمدردی اور غمخواری کی فضا میں زندگی گزارنے لگیں اور ظلم کا تسلسل ٹوٹ جائے اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے۔ نہ ظالم دنیا میں نظر آئے اور نہ مظلوم دنیا میں نظر آئے۔ بھائی کو بھائی نظر آئے بہن کو بہن نظر آئے۔ باپ کو بیٹا نظر آئے بیٹے کو باپ اور ماں نظر آئیں۔ خاوند کو بیوی نظر آئے اور بیوی کو خاوند نظر آئے۔ الغرض انسان کو انسان نظر آئے لیکن کسی کو نہ ظالم نظر آئے نہ مظلوم نظر آئے۔ خدا کے سب بندے خدا کی امان اور اس کی رحمت کے نیچے اکٹھے ہو جائیں اور وہ جو دنیا کا محسن اعظم تھا اس کے ٹھنڈے سایہ تلے آجائیں اور امن اور فلاح اور کامیابی اور سکون کی زندگی گزارنے لگیں۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲؍مارچ ۱۹۶۹ء صفحہ ۲ تا ۵)

☆......☆......☆